۸۶

۹۱/۳۸

۸ / ـــــ ۱۵

رسید فتویٰ کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام

مولانا اشرف علی تھانوی کی کتاب تحفۃ الزوجین میں لکھا ہے

کہ بارات جائز نہیں اس لیے کہ یہ ایک ہندو رسم ہے

پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ شریعت میں بارات کا طریقہ کس طرح ہے

چونکہ تین آدمی جائے تو بھی بارات ہے اگر سو جائے تب

بھی بارات ہے

نیز یہ بتائیں کہ ہندو رسم کس وجہ سے ہے

مستفتی محمد اسحاق گورنمنٹ کالونی پیرو گوٹھ شاہی پر تھادو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے "تحفۃ الزوجین"، "اصلاح الرسوم"، "اسلامی شادی"، اور اپنی مشہور زمانہ تصنیف "بہشتی زیور"، میں برات کو ہندوؤں کی رسم قرار دے کر جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے: "برات وغیرہ ہندوؤں کی ایجاد ہے، پہلے زمانے میں امن نہ تھا، اکثر راہزنوں اور ڈاکوؤں سے دوچار ہونا پڑتا تھا، اس لئے دولہا، دلہن اور اسباب زیور وغیرہ کی حفاظت کے لیے اس وقت یہ رسم ایجاد ہوئی، اسی وجہ سے فی گھر ایک آدمی ضرور جاتا تھا، اب تو وہ ضرورت باقی نہ رہی، نہ کوئی مصلحت، بلکہ صرف رسم کا پورا کرنا اور نام آوری مدنظر ہوتی ہے۔"

علاوہ ازیں برات کے ناجائز ہونے کی مندرجہ ذیل وجوہات بھی ہیں:

۱۔ عموماً بارات میں بلائے گئے لوگوں سے شریک ہونے والے افراد کی تعداد کئی گنا زیادہ ہوتی ہے، جس کی وجہ سے میزبان

سخت مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔

۲۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص دعوت میں بن بلائے جائے، وہ گیا تو چور ہو کر اور نکلا لٹیرا ہو کر، یعنی ایسا گناہ ہوتا ہے جیسے چوری اور لوٹ مار کر لیا۔

۳۔ بارات میں عموماً نامحرم مرد و زن کا اختلاط ہوتا ہے جو کہ ناجائز ہے۔

۴۔ ناچ، گانے اور انواع موسیقی کا انتظام کیا جاتا ہے، جو بالکل ناجائز ہے۔

۵۔ تصویریں اور فلمیں بنائی جاتی ہیں جو کہ حرام ہے۔

۶۔ فخر، ریا اور دکھلاوے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر انتظامات کیے جاتے ہیں حتیٰ کہ قرض تک کی نوبت آتی ہے، یہ شرعاً جائز نہیں۔

۷۔ اس قبیح رسم کی ادائیگی کے دوران عموماً کئی وقت کی نمازیں ضائع کر دی جاتی ہیں۔

۸۔ جہیز کا سامان مجمع عام میں لا کر، ایک ایک چیز سب کو دکھائی جاتی ہے، اس سے مقصود صرف دکھلاوا، نمائش اور اپنی بڑائی و مالداری کا اظہار ہوتا ہے۔

۹۔ اس موقعہ پر دولہا والوں سے مختلف عنوانات اور رسموں کی ادائیگی کے نام پر دلہن کے اعزہ و اقارب رقم وصول کرتے ہیں، اور اس لینے اور دینے کو لازم سمجھا جاتا ہے، اس طرح لینا دینا حرام ہے کیونکہ احسان میں زبردستی کرنا حرام ہے۔

۱۰۔ غرض یہ رسم ریا، دکھلاوا، تکبر، اسراف، کافروں کی مشابہت، بے پردگی، گناہ میں تعاون، نمازوں کو قضا کرنا، میزبان کی آبرو ریزی، انعام و احسان میں زبردستی، ناچ گانا، تصویر و فلم سازی، مباح امور کو دین کا لازمی حصہ سمجھ کر کرنا اور دیگر کئی گناہوں کا مجموعہ ہے، لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے۔

نکاح اور رخصتی کے صحیح طریقے کے بارے میں حضرت تھانوی "قدس سرہ" فرماتے ہیں: "جب دونوں نکاح کے قابل ہو جائیں، زبانی، یا بذریعہ خط و کتابت کوئی وقت ٹھہرا کر دولہا کو بلائیں،

Scanned by CamScanner

ایک اس کا سرپرست اور ایک اس کا خدمت گار اس کے ساتھ آنا کافی ہے، نہ بری کی ضرورت نہ برات کی، نکاح کر کے فوراً، یا ایک آدھ روز مہمان رکھ کر رخصت کردیں"۔

البتہ اگر دولہا کے ساتھ اس کے گھر کے چند افراد: والد، والدہ، بھائی اور چچا وغیرہ میں سے کوئی آئے تو مہمان کی حیثیت سے ان کو کھانا کھلانا مروت و احترام کا تقاضہ ہے، لیکن یہ بھی ضروری نہیں۔

سائل کا یہ کہنا کہ "تین (3) آدمی جائیں تو بھی برات اور سو (۱۰۰) جائیں تب بھی برات ہے"، غلط ہے، کیونکہ برات دولہا کے ساتھ جانے والے آدمیوں کے اس جلوس کو کہتے ہیں جس میں برات کی تمام مروجہ رسوم اور خرابیاں موجود ہوں۔

(اصلی اشرفی بہشتی زیور، حصہ ششم، باب دوسرا، بیاہ کی رسموں کا بیان، ص: ۴۲۱-۴۳۴، دار الاشاعت)

(اسلامی شادی للشیخ تھانوی، باب: ۱۴ برات اور شادی کا بیان، ص: ۱۵۹-۱۶۵، المیزان)

قال اللہ تعالیٰ: "ولا تسرفوا انه لا يحب المسرفين"۔ [الانعام: ۱۴۱]

وقال اللہ تعالیٰ: "ان المبذرين كانوا اخوان الشياطين"۔ [الاسراء: ۲۷]

عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم "نهى عن طعام المتباريين"۔

وعن أبي هريرة رضي الله عنه: "المتباريان لا يجابان ولا يؤكل طعامهما"، قال الإمام احمد: يعني المتعارضين بالضيافة فخراً و رياءً"۔

(مشكاة المصابيح، كتاب النكاح، باب الوليمة، ص: ۲۷۹، قديمی)

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "(من تشبه بقوم) أي من تشبه نفسه بالكفار، مثلاً في اللباس وغيره أو بالفساق، أو الفجار، أو أهل الكتاب، أو الصلحاء الأبرار (فهو منهم) أي في الإثم و الخير"۔

(مرقاة المفاتيح، كتاب اللباس: ۸/ ۱۵۵، غفاریہ)

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ..... ومن دخل على غير دعوة دخل سارقاً وخرج مغيراً"۔

(مشكاة المصابيح، كتاب النكاح، باب الوليمة، الفصل الثالث: ۱/ ۵۹۱، دار الكتب العلمية)

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ألا لا يحل مال امرئ إلا بطيب نفس منه"۔

(مشكاة، كتاب البيوع، باب الغصب والعارية، الفصل الثاني، (رقم الحديث، ۲۹٤٦): ۱/ ۵٤٤، دار الكتب العلمية)

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أشد الناس عذاباً عند الله المصورون"۔

(مشكاة، كتاب اللباس، باب التصاوير، الفصل الأول: ۲/ ۱۳۹، دار الكتب العلمية)

Scanned by CamScanner

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن الله بعثني رحمة للعالمين وهدى للعالمين وأمرني ربي عز وجل بمحق المعازف والمزامير والأوثان والصلب وأمر الجاهلية ....."

(مشكاة المصابيح، كتاب الحدود، باب بيان الخمر ووعيد شاربها الفصل الثالث (رقم الحديث: ٣٦٥٤): ١/ ٦٦٨، دار الكتب العلمية) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: أبو رفيدة عارف محمود

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

٦/ ١١/ ١٤٣٠هـ

٢٦/ ١٠/ ٢٠٠٩م

الجواب صحيح

محمد يوسف أفغاني

٧/ ١١/ ٣٠هـ

الجواب صحيح

[illegible] غفرله

٧/ ١١/ ٣٠م